پاکستان میں دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مفکر اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کی ۳۴ سال قبل کی تحریر

دارالعلوم دیوبند ایشیاء میں واحد اسلامی یونیورسٹی ہے جو ایک صدی سے عرب و عجم کے تشنگان علوم ومعارف کو سیراب کرتی ہے۔ وہ اپنی بعض خصوصیات میں مصر کے جامعہ ازہر پر بھی فوقیت رکھتی ہے۔

دہلی سے لے کر کلکتہ تک اس کی شاخیں فریضہ تدریس وتبلیغ میں مصروف ہیں۔ روس کابل، قبائل، سرحد، بلوچستان، بخارا، تاشقند، شام وعراق، یوپی، بنگال مدراس اور بمبئی کے طالبان علوم اسلامیہ کثیر تعداد میں یہاں آکر مستفید ہوتے ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد جب پاکستان بن گیا۔ اور پاکستان نیز ملحقہ اوطان و قبائل کے پیاسوں کو دارالعلوم دیوبند اور دہلی وغیرہ سے تفسیر وحدیث کے آب زمزم سے پیاس بجھانے کی راہ میں دشواریاں حائل ہو گئیں۔ اور دینی تڑپ رکھنے والے بزرگوں کو بڑی فکر دامنگیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد ان کی سن لی اور سابق صوبہ سرحد اور ملحقہ اوطان وقبائل کے دیندار مسلمانوں کے لئے دینی تعلیم کا بہترین انتظام فرمایا۔ یہاں تک کہ اگر اس خطہ کے لوگ علوم عربیہ قانون اسلامیہ اور معارف دینیہ میں درجہ کامل کی بھی خواہش رکھیں ان کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کفایت کرتا ہے، اللہ جزائے خیر دے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کو جس نے دارالعلوم حقانیہ کو ایک کامیاب یونیورسٹی کے مقام تک تھوڑے عرصے میں پہنچادیا۔ دارالعلوم حقانیہ ایک جامع اور عظیم اسلامی درسگاہ ہونے کے سوا یہ خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ اس نے تمام سرحدی ممالک میں اسلامی مدارس کے لیے شاہراہ بنادی ہے۔ اس دارالعلوم کے بعد اس کے شاگردوں اور متوسلوں نے ملک بھر میں سینکڑوں عربی مدرسے بنا کر ملک بھر کو قرآن وحدیث سے سیراب کرنا شروع کر دیا ہے اس کی شاندار عمارت اس کے لائق اساتذہ اور اس کے ہزاروں طالب علموں اور بہترین دیانتدار ارباب اہتمام نے تمام ملک کو اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے۔

اس سال اس کی دعوت اور کوشش سے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے قدوم میمنت لزوم فرما کر دارالعلوم حقانیہ کی عزت وشہرت کو چار چاند لگا دئے۔ دارالعلوم کے سالانہ اجلاس میں حضرت قاری صاحب موصوف کی تقریر سننے اور ان کا دیدار کرنے کے لیے دور ونزدیک کے لاتعداد علماء کرام اور دوسرے عوام کا سیلاب امڈ آیا تھا۔ چنانچہ ۱۱ اکتوبر ۵۷ء کو رات کے ۱۲ بجے تک آپ کی بہترین تقریر جس کے ایک ایک جملے سے حضرت خاتم المتکلمین مولانا محمد قاسم صاحب

بقیہ ص ۳۸